دست شناسی اور علم نجوم

(مولانا ابواُمامہ نوید احمد بشار۔ مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم)

دست شناسی Palmistry

دست شناسی سراسر خلاف شرع فعل ہے، اس شعبے سے منسلک لوگ نجومی، کاہن، عراف، بنگالی بابے اور پروفیسر وغیرہم انسانی ہاتھوں کی لکیریں خطوط اور اُبھار دیکھ کر غیب کی باتیں بتاتے ہیں، نیز اچھی یا بری تقدیر سے آگاہ کرتے ہیں کہ تو امتحان میں کامیاب ہوگا یا فیل، تیرا کاروبار چلے گا یا نہیں، علیٰ ہٰذا القیاس دیگر مستقبل کے واقعات سے متعلق پیش گوئیاں بھی کرتے ہیں۔

دست شناسی کی حرمت

1 دست شناس لوگ غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں حالاں کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ ''فرما دیجیے، آسمان والوں اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کسی کے پاس غیب کا علم نہیں ہے۔'' (سورۃ النمل: 65/27)

2 دست شناس (پامسٹ) لوگ اچھی یا بری تقدیر کے متعلق قبل از وقت بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ تقدیر اللہ ہی نے بنائی ہے اور اس کا علم بھی صرف انہی کے پاس ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَقَالَ: مَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ' ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اسے فرمایا: لکھ! قلم نے کہا: کیا لکھوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تقدیر لکھو جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہمیشہ ہونے والا ہے سب لکھ دو۔''
(مسند الامام أحمد: 317/5، سنن أبي داؤد: 4700، سنن الترمذی: 2155، وسندہ صحیح)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے اور اللہ ہی بارش نازل فرماتے ہیں اور جو کچھ رحموں میں ہے اسے جانتے ہیں اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل کیا کھائے گا اور کوئی نفس یہ بھی نہیں جانتا کہ کس زمین میں فوت ہوگا؟، بلاشبہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں۔''

صد افسوس! آج کل ہاتھوں کی لکیریں دیکھنے والوں کا کام خوب چل رہا ہے اور دوکانیں خوب سجی ہوئی ہیں۔ دوکانوں کے باہر بڑے بڑے بورڈ آویزاں ہوتے ہیں، جن پر لکھا ہوتا ہے: جو چاہو سو پوچھو۔ بہت سارے لوگ ان کے پاس جاتے ہیں، کوئی کاروبار کے سلسلے میں حاضر ہوتا ہے، کوئی کسی لڑکی کے عشق میں پاگل ہو کر ان کے تلوے چاٹتا ہے اور امتحان کے بارے میں ان کا شکار بنتا ہے۔ یہ شیطان صفت لوگ جھوٹ اور غلط بیانی کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مال کی ہوس اور لالچ میں اور اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں لیکن کہاں تک بھاگیں گے روز قیامت بہت قریب ہے۔ دست شناس لوگ اپنے اس کام کو صحیح اور جائز ثابت کرنے کے لیے بڑے جھوٹ، غلط بیانیاں اور عجیب وغریب قسم کی تاویلات وتوجیہات کا سہارا لیتے ہیں لیکن جھوٹ بولنے سے حقیقت بدل نہیں جاتی اور حرام حلال نہیں بن جاتا۔ دست شناس حضرات ایک یہ بھی تاویل بیان کرتے ہیں کہ ہاتھوں کی لکیریں اور خطوط اللہ عزوجل نے بے مقصد نہیں بنائے۔ اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں کوئی چیز بے مقصد نہیں بنائی۔ ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ ''اے ہمارے رب آپ نے یہ (نظام) بے مقصد نہیں بنایا۔''
(سورۃ آل عمران:3/191)

علم نجوم/Astrology

علم نجوم یہ وہ نامراد فعل ہے، جس سے مختلف ستاروں اور سیاروں کے ذریعے غیب دانی کے دعوے کیے جاتے ہیں، تقدیر کے اچھا یا بُرا ہونے سے آگاہ کیا جاتا ہے اور انسان کی غمی اور خوشی وکامیابی اور ناکامی وغیرھم کو انہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

علامہ مازری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وَأَمَّا الْكُهَّانُ فَهُمْ قَوْمٌ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ بِأُمُوْرٍ تُلْقٰى فِيْ نُفُوْسِهِمْ، وَقَدْ كَذَّبَ الشَّرْعُ مَنِ ادَّعٰى عِلْمَ الْغَيْبِ وَنَهٰى عَنْ تَصْدِيْقِهِمْ'' ''کاہن لوگ اپنے نفس میں پائے جانے والے اُمور کے ذریعے اپنے تئیں غیب جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ شریعت علم غیب کا دعویٰ کرنے والے ہر شخص کو جھوٹا قرار دیتی ہے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع کرتی ہے۔''

(المعلم بفوائد مسلم:**2/275**)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''هُوَ الَّذِيْ يَسْتَدِلُّ عَلَى الْأُمُوْرِ بِأَسْبَابٍ وَّمُقَدِّمَاتٍ يَدَّعِيْ مَعْرِفَتَهُ بِهَا وَقَدْ يَعْتَقِدُ بَعْضُ أَهْلِ هٰذَا الْفَنِّ فِيْ ذٰلِكَ بِالرَّجْزِ وَالطُّرُقِ وَالنُّجُوْمِ وَأَسْبَابٍ مُعْتَادَةٍ، وَهٰذَا الْفَنُّ هِيَ الْقِيَافَةُ بِالْيَاءِ، وَكُلُّهَا يَنْطَلِقُ عَلَيْهَا اِسْمُ الْكَهَانَةِ عِنْدَهُمْ، وَيَعْلَمُهَا فِيْ أَكْثَرِ كُتُبِهِمْ'' ''عراف

وہ ہے جو کسی کام کے متعلق کچھ مقدمات اور اسباب کا سہارا لیتے ہوئے ان چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہے۔اس فن کے کچھ لوگوں کا عقیدہ رجز، طرق، ستاروں وغیرہ اسباب پر ہے۔اس فن کا نام قیافہ شناسی بھی ہے۔ان سب چیزوں پر لفظ کہانت بھی بولا جاتا ہے۔جو کہ ان کی اکثر کتابوں میں مذکور ہیں۔'' (إكمال المعلم: 153/7)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''وَالْعَرَّافُ قَدْ قِيلَ إِنَّهُ اسْمٌ عَامٌّ لِلْكَاهِنِ وَالْمُنَجِّمِ وَالرَّمَّالِ وَنَحْوِهِمْ'' ''کہا جاتا ہے کہ عراف ایک ایسا عام نام ہے جو کاہن، نجومی اور علم رمل رکھنے والے اور اس طرح کے دیگر سب لوگوں پر بولا جاتا ہے۔'' (مجموع الفتاویٰ: 173/35)

قرآن مجید کا عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ستاروں کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے تین مقاصد کی خاطر فرمائی ہے۔

1 آسمان کی خوب صورتی

فرمانِ الٰہی ہے:﴿إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ﴾ ''یقیناً ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔'' (الصافات: 6/37)

2 راستے اور وقت معلوم کرنا

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ ''اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے واسطے ستارے پیدا فرمائے تاکہ تم ان کے ذریعے اندھیروں میں، خشکی میں اور دریا میں راستے معلوم کرلو۔'' (سورۃ الأنعام: 6/ 87)

3 شیاطین کی مار

آسمانوں میں اللہ تعالیٰ جو فرشتوں سے کلام فرماتے ہیں جو شیاطین ان کو چرانے کی کوشش کرتے ہیں ستاروں سے ان کو مار پڑتی ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ.وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ.إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ﴾ ''یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے اور اسے خوب صورت بنا یا دیکھنے والوں کے لیے اور ہر شیطان مردود سے اس کی حفاظت بھی کی مگر جو کوئی چوری چوری سننے کی کوشش کرے تو اس کے پیچھے دھکتا ہوا (شعلہ) لگتا ہے۔'' (سورۃ الحجر: 16/15تا18)

امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:'﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ﴾ (الملک: 5) خَلَقَ هَذِهِ

النُّجُومَ لِثَلاَثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ، وَعَلاَمَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ، وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لاَ عِلْمَ لَهُ بِهِ''یقیناً ہم نے آسمان دنیا کو زینت بخشی چراغوں (ستاروں) سے۔'' (الملک: 5/69) (اس آیت کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لیے پیدا فرمایا: ① آسمان کی خوب صورتی ② شیاطین کی مار ③ اور راستے معلوم کرنے کی علامات کے لیے۔ جس انسان نے ان (تین مقاصد) کے علاوہ دوسری باتیں کیں، اس نے غلطی کی اور اپنا حصہ ضائع کر لیا (غیب کی باتیں جاننے میں ایسا تکلف کیا جس کے متعلق اسے علم نہیں تھا۔'' (صحیح البخاری: 107/4، تحت باب فی النجوم)

② سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: 'صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالكَوْكَبِ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ مقام پر فجر کی نماز پڑھائی اس رات بارش ہوئی تھی سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب رخ کیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ربّ نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے: اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) ربّ تعالیٰ کا ارشاد ہے آج صبح کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے ہیں اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا ہے۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے وہ میرا مومن اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ میرا منکر اور ستارے کا مومن ہے۔'' (صحیح البخاری: 846)

سیدنا ابو مالک اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ'' ''میری اُمت چار جاہلیت کے کام نہیں چھوڑے گی: ① خاندان پر فخر کرنا، ② نسب میں طعن کرنا، ③ ستاروں سے بارش طلب کرنا، ④ نوحہ کرنا۔'' (صحیح مسلم: 934)

توجہ طلب بات یہ ہے کہ اتنے واضح دلائل اور اتنی سخت وعید کے باوجود بھی بے شمار لوگ اس فعل بد کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھے ہیں، اپنا اپنا سٹار مقرر کر رکھا ہے، کسی کا برج ہے تو کسی کا ثور اور کسی کا عقرب وغیرہم۔ اخبارات میں نجومی لوگ ان سٹارز کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جس کا سٹار ثور ہے اس کا معاملہ اس طرح ہوگا اور جس کا عقرب ہے اس کا اس طرح ہوگا۔

کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانے کی ممانعت

کاہنوں اور نجومیوں سے استعانت حاصل کرنا حرام ہے، نیز ان سے کسی قسم کا تعاون بھی ناجائز ہے۔① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ، قَالَ: فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ" "جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کردہ دین کے ساتھ کفر کیا۔"

(سنن أبي داؤد: 3904، سنن الترمذی: 135، سنن ابن ماجۃ: 639، وسندہ صحیح)

② سیدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ، يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ" "میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کچھ ایسے کام ہیں جو ہم زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے (جن میں سے ایک یہ ہے کہ) ہم کاہن کے پاس جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ میں نے عرض کی: ہم فال نکالنے (شگون لینے) کے لیے ان کے پاس جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ صرف تمہارا وہم ہے۔ تم اس کی پیروی نہ کیا کرو۔" (صحیح مسلم: 537)

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات کاہن لوگ کوئی پیشگوئی کرتے ہیں اور وہ درست ثابت ہو جاتی ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات ٹھیک ہوتی ہے۔ لیکن اسے کوئی جن اُچک کر اپنے ساتھی (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں سو جھوٹ بھی ملا دیتا ہے۔" (صحیح مسلم: 2228)

④ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ، إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، حَتَّى يَبْلُغَ

التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ:الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ:مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ :قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا، حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ، وَيُرْمَوْنَ بِهِ، فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ، وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ" ''نبی اکرم ﷺ کے ایک انصاری صحابی نے مجھے یہ بتایا ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک تارا ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیلی، نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جب کوئی ستارہ ٹوٹا کرتا تھا۔ تو تم لوگ زمانہ جاہلیت میں اس سے کیا مراد لیتے تھے؟ لوگوں نے عرض کی (حقیقت حال کو) اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہوگا یا کسی عظیم آدمی کا انتقال ہوا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کی موت یا پیدائش کی وجہ سے ستارا نہیں ٹوٹتا بلکہ جب ہمارا پروردگار کوئی فیصلہ کرتا ہے تو عرش کو اُٹھانے والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر عرش سے قریب آسمان والے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ (تمام آسمانوں سے ہوتی ہوئی) یہ تسبیح آسمان دُنیا کے فرشتوں تک پہنچتی ہے پھر عرش اُٹھانے والوں سے قریب والے آسمان کے فرشتے، عرش اٹھانے والوں سے دریافت کرتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا حکم صادر کیا ہے؟ تو وہ انہیں اس حکم کے بارے میں بتاتے ہیں۔ پھر اس حکم کی اطلاع تمام آسمانوں سے ہوتی ہوئی اس آسمان دنیا تک آتی ہے تو کوئی جن چوری چھپے ان میں سے کوئی بات اُچک لیتا ہے اور اسے اپنے ساتھیوں (کاہنوں) تک پہنچا دیتا ہے تو جو بات وہ من وعن بیان کرتا ہے وہ صحیح ثابت ہوتی ہے۔ لیکن (اکثر اوقات) وہ اپنی طرف سے اس میں اضافہ کر دیتے ہیں۔'' (صحیح مسلم 2229)

⑤ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے: "مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً" ''جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کوئی بات دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔'' (صحیح مسلم:2230)

عراف کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ بعض لوگ گم شدہ حیوان یا چرائی ہوئی چیز، یا چور کے متعلق معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض لوگ جب جانور چوری ہو جائے، سامان چوری ہو جائے تو عراف کے پاس اس غرض سے جاتے ہیں کہ وہ اپنی وہ جگہ بتائے گا جہاں اس کی مطلوبہ چیز پڑی ہے، یہ بھی ایک قسم کا جنوں سے مدد مانگنا ہے، بلاشبہ ایسا کام حرام ہے۔ کیونکہ عراف مخصوص قسم کے رموز، اشارات اور طلسمات کے ذریعے اپنے موکل جنوں کو آواز دیتا ہے اور انہیں اس کام پر معمور کرتا ہے۔ اس لیے ''عراف'' (کاہن) گم شدہ چیز لانے والے کے بارے میں ایک یا دو دن کی

مہلت طلب کرتے ہیں۔اسی طرح وہ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔مقفا الفاظ سے انہیں پکارتے ہیں، جو کہ عام کو بالکل سمجھ نہیں آتے۔جیسا کہ کاہنوں کا یہ کہنا ہے کہ ہم ان چیزوں کی طلب میں اللہ سے مدد لیں گے۔حالانکہ یہ لوگ اللہ کی مدد سے کوسوں دُور ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی شعبد بازیوں اور جھوٹ کو اُمت کے سامنے واضح کر دیا ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:"سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا:يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ، يَخْطَفُهَا الجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ""بعض لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:ان کی کوئی حقیقت نہیں،انہوں نے عرض کیا:بعض اوقات ان کی کوئی بات سچ ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:وہ بات سچ ہوتی ہے، جسے کوئی جن اُچک کر اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا کر اپنے ساتھی (کاہن) کے کان میں مرغ کی طرح ڈال دیتا ہے۔"(صحیح البخاری:6213،صحیح مسلم:2228)

علامہ مازری رحمہ اللہ حدیث میں مذکور الفاظ 'فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ' کی وضاحت بایں الفاظ کرتے ہیں:"وَالْمَعْنٰى أَنَّ الْجِنِّيَّ يَقْذِفُ بِالْكَلِمَةِ إِلٰى وَلِيِّهِ الْكَاهِنِ فَيَتَسَامَعُ بِهَا الشَّيَاطِيْنُ، كَمَا تُؤْذِنُ الدَّجَاجَةُ بِصَوْتِهَا صَوَاحِبَهَا فَتَتَجَاوَبُ""جن اپنے ہم راز کاہن کے کانوں میں وہ بات ڈالتا ہے، جسے شیاطین سن لیتے ہیں جس طرح مرغی اپنی آواز سے دوسری مرغیوں کو متوجہ کرتی ہے۔"(المعلم بفوائد مسلم:2/280)

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:"وَقَوْلُهُ فِيهِمْ لَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ ، دَلِيْلٌ عَلٰى بُطْلَانِ قَوْلِهِمْ، وَأَنَّهُ لَا صِحَّةَ وَلَا حَقِيْقَةَ لَهُ""نبی کریم ﷺ کا فرمان:'لَيْسُوا بِشَيْءٍ'ان لوگوں کے بطلان پر واضح دلیل ہے کہ ان کی باتوں میں صداقت اور حقیقت نہیں ہے۔"(إکمال المعلم:7/145)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:"كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّة يَتَرَافَعُونَ إِلَى الْكُهَّان فِي الْوَقَائِع وَالْأَحْكَام وَيَرْجِعُونَ إِلَى أَقْوَالهمْ ، وَقَدْ اِنْقَطَعَتْ الْكِهَانَة بِالْبَعْثَةِ الْمُحَمَّدِيَّة ، لَكِنْ بَقِيَ فِي الْوُجُود مَنْ يَتَشَبَّه بِهِمْ ، وَثَبَتَ النَّهْيُ عَنْ إِتْيَانهمْ فَلَا يَحِلّ إِتْيَانهمْ وَلَا تَصْدِيقهمْ""زمانہ جاہلیت میں لوگ درپیش واقعات اور پیش آمدہ مسائل میں کاہنوں کا رُخ کیا کرتے تھے، نیز ان کی باتوں پر یقین رکھتے تھے،البتہ بعثتِ محمدی سے کہانت کا خاتمہ ہو گیا،اس کے باوجود ان کی مشابہت رکھنے والے کچھ لوگ اب بھی باقی ہیں،ان کے پاس جانا منع ہے، نیز ان کے پاس جا کر ان کی باتوں کی تصدیق کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔"(فتح الباری شرح صحیح

البخاری لابن حجر 269/10)

مسلمان بھائی! جب آپ مذکورہ حقیقت جان چکے ہیں تو ان جادوگروں کے کاموں سے دھوکہ مت کھانا۔ بلکہ ان کے جھوٹے ہونے پر یقین کامل کر لینا۔ یہ بات معلوم شدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس علم غیب نہیں تھا تو ان لوگوں کے پاس کیوں کر غیب کی خبر آ سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کے سامنے یہ اعلان کیا ہے: ﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ ''کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔'' (سورۃ الأعراف: 188)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ :يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ'' ''میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (سوار) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: لڑکے! تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، تُو اللہ کے حقوق کا خیال رکھ، تُو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب تُو سوال کرے تو صرف اللہ سے کر، جب تُو مدد طلب کرے تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر، جان لے کہ اگر پوری اُمت بھی جمع ہو کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتی جو اللہ تعالیٰ تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی، جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔'' (مسند الامام أحمد: 193/1، سنن الترمذی: 2516، وسندہ صحیح)

مسلمان بھائی! جب آپ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو اللہ سے مدد مانگیں، وہی آپ کا حامی و مددگار ہے۔ اگر کسی کام میں اضطراب واقع ہو تو اپنے اُس رب سے استخارہ کریں، جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ وہی آپ کے لیے خیر منتخب کرے گا۔ شر و برائی سے بچائے گا، ان کاہنوں اور نجومیوں کی طرف رُخ مت کیجیے، یہ لوگ جھوٹ اور افترا بازی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔